

Candidates who will use Urdu passage in lieu of Bengali must ask for original question paper on English Essay, Précis Writing, Composition and Translation, if not already supplied to them.

Urdu passage for Translation into English.

Translate the following passage into English: (any one)

40

5. Translate into English (any one) :

(a) دلی کے ایک نوجوان ارمان علی جو جسمانی طور پر کمزور تھے۔ بیانش داس نے ان کے ہر قدم کی کہانی کو تحریری شکل دی ہے۔ ان کا پاؤں پولیو کی وجہ سے متاثر ہوا تھا۔ سماج کی نااہلی کی وجہ سے یہ نوجوان سماج میں اپنا مقام نہیں بنا سکا۔ اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے اس نے دنیا کو دیکھنے کی تمنا رکھتا تھا۔ اپنے بیساکھی کے سہارے اور اس نے چاندی کی معذوروں والی کرسی پر بیٹھ کر پیرا اولمپک میں کامیابی حاصل کی۔ اس نے کہا کہ ”معذوروں والی کرسی میری کمزوری نہیں ہے بلکہ یہ میری طاقت ہے۔“ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ سماج سے کیا چاہتے ہیں۔ رحم نہیں بلکہ سماجی شعور۔

(b) دیب کی لائبریری جو کالج اسکوائر میں بہت ساری کتابوں سے بھری ہوئی ہے جسے سینچارن دے اسٹریٹ کہتے ہیں۔ بہت سے ادیبوں کی لکھی ہوئی کتابیں الگ الگ جگہوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ وہاں سے لائبریری انچارج نے کچھ برنا پریچا کی کتاب لی اور اس پر کچھ نکات لکھے۔ اچانک ہر شخص و دیا ساگر کے متعلق جو شیلا ہو گیا۔ چند ہی دنوں میں بہت سارے لوگ ہماری دوکان پر برنا پریچا خریدنے آئے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ واقعہ و دیا ساگر کے مجسمہ توڑے جانے کے بعد کیوں رونما ہوا۔ لیکن یہ محسوس ہوا کہ چند ہی دنوں میں و دیا ساگر نے سرے سے متعارف ہوئے۔ کالج اسٹریٹ کے علاقوں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ بہت سارے دوکاندار برنا پریچا دو بارہ چھاپ رہے ہیں جبکہ ماضی میں جملہ حقوق صرف دیب لائبریری کے لیے محفوظ تھے۔

ایک شخص جن کی عمر ستر سال کے قریب ہوگی جن کا تعلق دیب لائبریری سے تھا۔ سفید دھوتی پنجابی میں ملبوس کہہ رہے تھے کہ ”میں ان دنوں کالج اسٹریٹ سے جلوس نکلنے سے قبل اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا میں نے یہ خبر ٹیلی ویژن پر سنی کہ و دیا ساگر کا مجسمہ توڑ دیا گیا ہے۔ بعد میں میں نے محسوس کیا کہ و دیا ساگر کے مجسمہ توڑے جانے کے بعد لوگوں کے اندر انہیں جاننے کا شوق پیدا ہوا۔ ورنہ کتنے لوگ ہیں جو اس مجسمہ کے بارے میں جانتے تھے۔“